السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نیم آستین اور صدری پہن کر عورت اور مرد نماز پڑھ سکتے ہیں؟............عبدالحلیم ازسوہ سرائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں عورت کے لیے چہرہ اور پہونچے تک دونوں ہاتھوں کے علاوہ پورے بدن کا چھپانا ضروری ہے۔ اگر چہرہ اور ہاتھوں کے علاوہ باقی جسم کا کچھ حصہ بھی کھلا رہ جائے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ ''عن أم سلمة، أنها سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم أتصلی المرأة فی درع وخمار لیس علیها إزار؟ قال: إذا کان الدرع سابغا یغطی ظهور قدمیها،، (أخرجه ابوداؤد) (کتاب الصلاة باب فی کم تصلی المراة (639) 1/45) وصحح الائمة وقفه، قال الحافظ (بلوغ المرام ص: 63)، قال الأمیر الیمانی: ''وله حکم الرفع وإن کان موقوفا، إذا الأقرب أنه لا مسرح للاجتهاد فی ذلک،، (سبل السلام 1/204) انتهی.

قلت: ویمکن أن تجمع بأن أم سلمة سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک وأفتت بوفق روایتها پس عورت بڑی چادر یا کرتے کے نیچے یا کرتے کے اوپر نیم آستین یا صدری پہن کر نماز پڑھے تو بلاشبہ صحیح اور درست ہوگی۔ اور مرد کے لیے نماز میں ناف سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک۔ اور اگر کپڑا کافی ہے تو دونوں کندھوں کا چھپانا بھی فرض اور ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: ''لا یصلی فی الثوب الواحد لیس علی عاتقه شئی،، (بخاری عن ابی ہریرة (کتاب الصلاة باب إذا صلی فی الثوب الواحد 1/95.) وقد عمل بظاہر الحدیث ابن حزم فقال: ''وفرض علی الرجل ان صلی فی ثوب واسع، أن یطرح منه علی عاتقه أو عاتقیه، فإن لم یفعل، بطلب صلوته، فان کان ضیقا اتزر به وأجزاه سواء کان معه ثیاب غیرہ أو ولم یکن،، (نیل الاوطار 2/59) نیم سے آستین سے کندھا چھپ جاتا ہے اس لیے نماز صحیح ہوگی۔ (محدث دہلی ج: 8 ش: 10 محرم 1360ھ فروری 1941ء

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 317

محدث فتویٰ